بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ (القرآن)

ترجمہ: اور اللہ کے ایام کا ذکر کیا کرو۔

جس کو ذکر میلاد شریف کا سن کر فرحت نہ ہو اور وہ اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ ۱۲ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ (الشمامۃ العصریہ از نواب صدیق حسن غیر مقلد)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجماع اہل مکہ نیز اہل سیر متقدمین و متاخرین کی نظر میں حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی

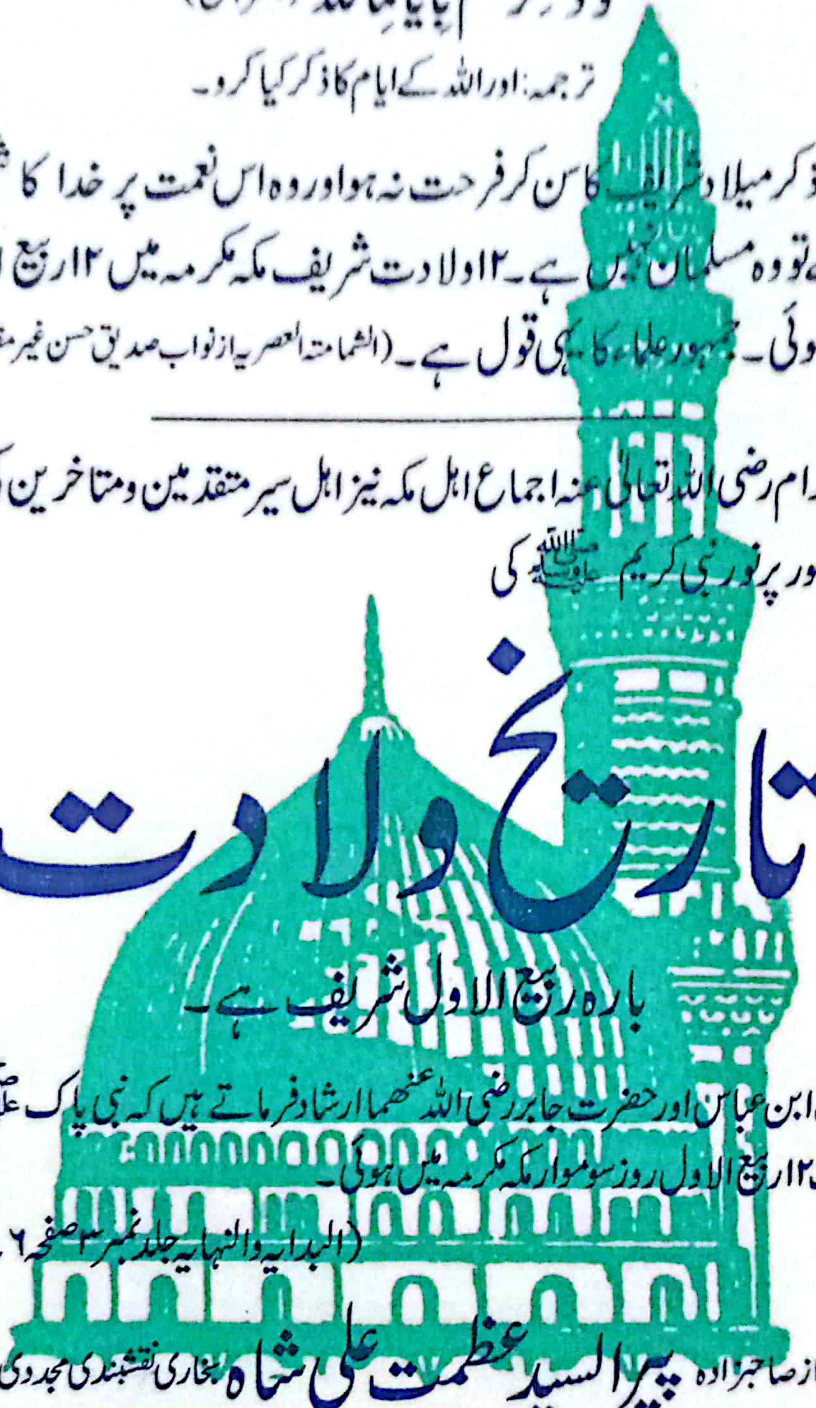

تاریخ ولادت

بارہ ربیع الاول شریف ہے۔

حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول روز سوموار مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۶-۱۰۹)

از صاحبزادہ پیر السید عظمت علی شاہ بخاری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

ناشر: دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

ضروری اعلان

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں ہر سال یکم ربیع الاوّل شریف کو محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سعید شایانِ شان طریقے سے منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر سے مشائخ عظام نامور قراء حضرات مشہور عالم نعت خوان اور مشاہیر جید علمائے کرام بارگاہِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے اپنے انداز میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔
اسی طرح ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو حضرت کیلیانوالہ شریف میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس زیرِ قیادت محسنِ اہلسنت حضور پیر کیلانی حضرت الحاج ابوالحسنین پیر السید شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی نکالا جاتا ہے۔ تمام حضرات کو ان دونوں مواقع پر شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔ تمام خدام آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف اور دور و نزدیک کے بالعموم اور بالخصوص ضرور شرکت فرمائیں۔

منجانب

جماعت اہلسنت و انجمن حزب الرسول حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِ الْمَجِیْدِ وَفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ، "وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰامِ اللّٰہِ" اَمَّا بَعْدُ!

قارئین ! اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے آج پوری دنیا میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو تمام ممالک اسلامیہ میں حکومتی اور غیر حکومتی سطح پر حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم حضور سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن جشن عید میلاد النبی کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جمیع مسلمین اس موقع پر اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں اس نعمت عظمی کے عطا ہونے پر خوشیاں مناتے، مٹھائیاں تقسیم کرتے، جشن مناتے، جلوس نکالتے، محافل میلاد منعقد کرتے اور عظمت و تعظیم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علو شان کے اظہار کیلئے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے ۱۲ ربیع الاول شریف کو شہر شہر، قریہ قریہ، گلیوں کوچوں اور بازاروں میں عالم وجد میں ہوتے ہیں۔ جشن عید میلاد النبی منانا جلسے کی صورت میں ہو، جلوس کی صورت میں ہو، محفل نعت کی صورت میں ہو، محفل صلوٰۃ و سلام کی صورت میں ہو، تحریر کی صورت میں ہو، تقریر کی صورت میں ہو، ذکر ولادت اقدس کی صورت میں ہو، خوشی کے طور پر جمیع مسلمین میں کھانا پکا کر تقسیم کرنے کی صورت میں ہو، جھنڈیاں لگا کر اظہار محبت کرنے کی صورت میں ہو، چراغاں کر کے اظہار علو مرتبت کرنے کی صورت میں ہو، نوافل شکرانہ ادا کر کے خدا کے حضور اس آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم احسان پر مسرت کا اظہار کرنے کی صورت میں ہو، اچھے کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک پر دوسرے مسلمان بھائیوں کو مبارکبادیں دینے کی صورت میں ہو یا ان سب صورتوں کی جامع صورت ٹھیک ۱۲ ربیع الاول شریف کو ذکر ولادت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور اس خوشی میں جلوس مبارک میلاد پاک کا اہتمام کیا جائے۔ یہ تمام کی تمام صورتیں حضور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک پر خوشیاں منانے کی مختلف صورتیں ہیں۔ اظہار خوشی کی ان تمام صورتوں پر جمیع اکناف عالم میں تمام مسلمان عمل کرتے رہے ہیں اور آج بھی عمل کرتے ہیں کیونکہ قرآن کریم کی رو سے خدا کے فضل اور رحمت کے نازل ہونے کے موقع پر خوشیاں منانا مطلوب شرعی ہے اور حکم خداوندی ہے جیسا کہ پارہ نمبر ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۵۸ میں ارشاد ربانی ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔

ترجمہ: اے محبوب فرما دیجئے جب تمہارے پاس اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آ جائے تو ان کی وجہ سے پس چاہیے کہ خوشیاں کیا کرو اور بہتر ہے (ان خوشیوں پر) خرچ کرنا جمع رکھنے سے۔

اس آیت کریمہ میں واضح حکم ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہارے پاس اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آ جائے تو خوشیاں کیا کرو۔ جب عام رحمت آئے تو خوشیاں کرنی چاہئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف عام رحمت نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. (پ ۱۷-ع ۷)

ترجمہ : اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر۔

پھر سورۃ یونس کی مذکورہ آیت کریمہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کا جب فضل تمہارے پاس آجائے تو خوشیاں کیا کرو جب کہ حضور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام فضل ہی نہیں بلکہ فضلا کبیرا ہیں۔ یعنی سب سے بڑا فضل ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ○ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ○

ترجمہ : اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر و ناظر بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے یہ اللہ کی طرف سے اس کا سب سے بڑا فضل ہیں۔ (پارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ۳)

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین اور فضلا کبیرا ہیں تو آپ کی آمد مبارک اور آپ کے میلاد مبارک پر خوشیاں منانا قرآن پاک سے ثابت ہو گیا۔ تو آیئے! ایک فیصلہ غیر مقلدین وہابیہ کے پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالوی کا سنتے جایئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

" جس کو ذکر میلاد شریف کا سن کر فرحت نہ ہو اور وہ اس نعمت پر خدا کا شکر نہ

کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔" (الشمامتہ العنبریہ صفحہ ۱۲)

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش مبارک ہوئی تو منظر کچھ یوں تھا۔

جب عرب کے چمن میں وہ نور خدا، جلوہ ہر طرف اپنا دکھانے لگا
کفر غارت ہوا ہت گرے ٹوٹ کر، منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا

اور شیطان آج بھی یقیناً اس روز اکیلا ہی خائب وخاسر اور نامراد رہتا ہے۔ اور اپنے چیلوں اور حواریوں کو بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش اقدس پر خوش ہونے اور خوشیاں منانے اور خوشیوں کا اظہار کرنے سے روکتا ہے۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

اس مختصر رسالے کا موضوع یہ ہے کہ جان دو عالم، روح دو عالم، نور مجسم، باعث تخلیق آدم و بنی آدم، رحمتہ للعالمین، سلطان الانبیاء والمرسلین، حبیب رب العالمین، شفیع المذنبین حضور پر نور نبی کریم رؤوف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف ہے اور پوری دنیا میں جمیع مسلمین ۱۲ ربیع الاول شریف کو جو جشن میلاد شریف مناتے رہے ہیں اور اب بھی مناتے ہیں اور قیامت تک مناتے رہیں گے تو وہ خاص اس وجہ سے ہے کہ اس تاریخ کو ہی آپ کی ولادت اقدس ہے۔

اس سلسلہ میں چند بنیادی سوالات ہیں کہ جن کا جواب ملنے پر ہر صاحب عقل سلیم مکمل شرح صدر کے ساتھ تسلیم کرلے گا کہ واقعی ہمارے آقا و مولا حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یوم ولادت اقدس ۱۲ ربیع الاول شریف ہی ہے۔ ہم ذیل میں ترتیب وار سوالات اور ان کے جوابات درج کر رہے ہیں۔ سوال وجواب ذہن نشین کرنے

کیلیے ان کے اوپر جو عنوانات قائم کیئے گئے ہیں وہ خلاصے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت نبوی ہونے پر اہل مکہ کا نسل در نسل اجماع و تعامل

پہلا سوال یہ ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ لہذا آپ کی تاریخ پیدائش کو اہل مکہ سے بڑھ کر کون جانتا ہے؟ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہل مکہ کا نسل در نسل عمل تاریخ ولادت با سعادت کے بارے میں کیا رہا ہے؟ اور کتب اسلاف اس بارے میں کیا فرماتی ہیں؟ اس سوال کے جواب کیلیے درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل (۱) امام قسطلانی شارح بخاری زرقانی علی المواہب جلد اول صفحہ نمبر ۱۳۲ پر فرماتے ہیں۔

مشہور قول یہی ہے کہ پیر کے دن بارہ ربیع الاول شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ ہوئی۔ اسی بات پر اہل مکہ بھی متفق ہیں۔ وہ آج بھی بارہ ربیع الاول کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔"

دلیل (۲) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت جلد دوم صفحہ ۱۴ مطبوعہ نولکشور میں نقل کرتے ہیں۔

" اکثر اہل اسلام کے درمیان مشہور ترین قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اقدس بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ اہل مکہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ بارہ ربیع الاول

کی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی جگہ کی زیارت کرتے ہیں اور اسی رات مولود خوانی کرتے ہیں"۔

ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ نسل در نسل بارہ ربیع الاول شریف کو ہی یوم میلاد مناتے رہے ہیں۔ اسی روز اس جگہ کی زیارت بھی کرتے جہاں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی۔ پھر اس مبارک جگہ پر ۱۲ ربیع الاول شریف کو محفل میلاد شریف منعقد کیا کرتے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی قیام مکہ کے دوران ان محافل میلاد میں ہر سال خود شریک ہوتے رہے اور جو انوار و تجلیات برستے۔ اس کا تفصیلاً ذکر آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب " فیوض الحرمین" میں کیا ہے۔ اس محفل میلاد میں مکہ معظمہ اور اطراف واکناف سے آئے ہوئے غلامان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہوتے اور خاص الطاف کریمانہ اور انوار ساطعہ سے بہرہ ور ہوتے۔

تاریخ ولادت باسعادت کے سلسلہ میں تعامل اہل مکہ ایک ایسی سند ہے جس میں کوئی ضعف نہیں، ایک ایسی حجت ہے جس کا کوئی توڑ نہیں۔ اور چونکہ مکہ مرکز زمین ہے لہذا اس مرکز سے ۱۲ ربیع الاول کو ولادت باسعادت کے دن کے طور پر منانے اور میلاد پاک منعقد کرنے کا اتباع پوری روئے زمین پر کیا جاتا رہا۔ اور آج بھی کیا جاتا ہے۔ اور کیا جاتا رہے گا۔

صحابہؓ کے نزدیک بھی ولادت نبوی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی

آئیں اب دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟ اس سوال کے جواب کیلئے ملاحظہ ہو تاریخ کی معتبر ترین کتاب البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ٦۔

كان ذٰلك فى شهر ربيع الاول كما تقدم عن ابن عباس وجابر انه ولد عليه السلام فى الثانى عشر من ربيع الاول يوم الاثنين وفيه بعث فيه عرج به الى السماء.

ترجمہ : آپ کی ولادت اقدس ربیع الاول شریف کے مہینے میں ہوئی۔ جس طرح کہ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو بروز سوموار پیدا ہوئے۔ پھر اسی روز مبعوث ہوئے۔ اور اسی روز معراج شریف کیلئے آسمان پر تشریف لے گئے۔

آگے چل کر ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

وقال ابوبكر بن ابى شيبة حدثنا عثمان عن سعيد ابن مينا عن جابر وابن عباس ؛ قالا ؛ ولد رسول الله (صلى الله عليه وسلم) عام الفيل يوم الاثنين الثانى عشر من ربيع الاول وفيه بعث وفيه عرج به

ترجمہ : حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ (جو حدیث میں حضرت امام بخاری کے استاد ہیں) اپنی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ پر ہاتھیوں والے حملے کے سال میں ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو بروز سوموار پیدا ہوئے۔ (تاریخ اسلام کی معتبر ترین کتاب البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۰۹)

جمہور اہل اسلام کے نزدیک بھی ولادت اقدس بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

تیسرا اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے فرمان اور اہل مکہ کے اجماع و اتفاق و تعامل کے بعد جمیع اکناف عالم میں آج سے سینکڑوں سال قبل جمہور اہل اسلام کے نزدیک ولادت اقدس کی تاریخ کیا مشہور تھی؟ اور کس تاریخ پر عمل تھا؟

دلیل (۴) اس کے جواب میں علامہ قسطلانی اور علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی فرماتے ہیں۔

المشهور انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثانی عشر ربيع الاول وهو قول محمد ابن اسحاق امام المغازی وغیره. هو المشهور عند الجمهور وهو الذی علیه العمل۔

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ربیع الاول شریف بروز پیر ولادت فرمائی۔ امام مغازی محمد ابن اسحٰق اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ جمہور علماء اور اہل اسلام کے نزدیک بھی یہی روایت مشہور ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے (شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ نمبر ۱۳۲ مطبوعہ بیروت)۔

چونکہ ہمیں تمام علم اسلاف اور جمہور سے ہی منتقل ہوا ہے۔ لہذا اس قطعی حوالہ کی روشنی میں ہمیں بھی جمہور کے مطابق اپنے علم اور عمل کو درست کرنا چاہیے۔ یہی جمہور اور

اسلاف صراط مستقیم پر ہیں۔ ان سے الگ ہر راستہ گمراہی اور جہالت کی طرف جاتا ہے۔ اللہ کریم محفوظ فرمائیں۔ آمین

سیرت النبی کے قدیم مآخذ و مصادر میں تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول ہے۔

ایک اور اہم سوال یہ ہے کہ سیرت النبی کے قدیم مآخذ و مصادر جو ہیں ان میں تاریخ ولادت نبوی کیا ہے؟ دلائل ملاحظہ ہوں۔

دلیل (۵) امام ابن جریر طبری نے "تاریخ طبری" جلد دوم صفحہ ۱۲۵ پر تحریر کیا۔

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سوموار کے دن ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

دلیل (۶) علامہ ابن خلدون اپنی کتاب " تاریخ ابن خلدون" جلد دوم صفحہ ۷۱۰ پر لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت عام الفیل ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

دلیل (۷) مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام عالم اسلام کے سب سے پہلے سیرت نگار اور تابعی مورخ امام محمد بن اسحاق سے اپنی کتاب "سیرت ابن ہشام" جلد اول صفحہ ۱۷۱ پر رقم طراز ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ربیع الاول کو عام

الفیل میں پیدا ہوئے۔

دلیل (۸) علامہ ابو الحسن علی بن محمد الماوردی نے اپنی تصنیف "اعلام النبوۃ" صفحہ ۱۹۲ پر تاریخ ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف تحریر کی ہے۔

دلیل (۹) امام ابو بکر احمد بن الحسین البیھقی اپنی کتاب "دلائل النبوت" میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ربیع الاول کی بارہویں رات گزرنے پر ہوئی۔

دلیل (۱۰) امام قسطلانی شارح بخاری نے "زرقانی علی المواہب" جلد اول صفحہ ۱۳۲ پر تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول درج فرمائی۔

دلیل (۱۱) سیرت کا قدیم مآخذ جامع معجزات مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷۳ پر درج فرمایا کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔

دلیل (۱۲) حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی نے مدارج النبوت صفحہ ۲۳ فارسی پر تاریخ ولادت اقدس ۱۲ ربیع الاول تحریر فرمائی۔

دلیل (۱۳) امام یوسف بن اسماعیل نبھانی لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن طلوع فجر کے قریب ہوئی۔

بلا تفریق مذہب و مسلک دور جدید کے سیرت نگاروں کی رائے کیا ہے؟

آئیں اس نقطہ نگاہ سے بھی ایک نظر دیکھ لیں تاکہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

دلیل (۱۴) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا

خاں کے وزنی دلائل ملاحظہ ہوں۔

"تاریخ ولادت کے متعلق اشہر واکثر وماخوذ و معتبر قول ۱۲ ربیع الاول کا ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ کو مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ کو مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے۔ کمافی المدارج و شرح مواہب میں امام ابن کثیر سے ہے۔ ھو المشھور عندالجمھور اور اسی میں ہے ھو الذی علیہ العمل شرح الہمزیہ میں ہے ھو الذی وعلیہ العمل اسی طرح مدارج النبوت وغیرہ میں تصریح کی۔ جب ترمذی میں (جلد اول صفحہ ۱۱۷ پر) ام المومنین الصدیقہ (حضرت عائشہ صدیقہ) رضی اللہ تعالی عنہا سے بسند صحیح حدیث مبارک موجود ہے کہ عید الفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔ پس جب مسلمانوں کا روزہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ روز عرفہ سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں۔ لہذا تاریخ ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو عید میلاد اور میلاد اکبر ہے قول و عمل جمہور مسلمین ہی کے مطابق بہتر ہے۔ فالا وفق العمل ما علیہ العمل (پس جس پر مسلمان عمل کریں اسی کے مطابق عمل کرنا زیادہ مناسب ہے)۔

(نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب والوصال صفحہ ۲۰ تا ۲۴ از امام احمد رضا خان بریلوی)

دلیل (۱۵) مولانا ابو الحسن کاکوروی نے تفریح الاذکیاء فی احوال الانبیاء جلد دوم صفحہ ۱۰ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول لکھا ہے۔

دلیل (۱۶) قاضی نواب علی نے اپنی کتاب رسول اکرم صفحہ ۲۲،۲۱ پر لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

دلیل (۱۷) عمر ابو النصر نے اپنی کتاب "نبی امی" صفحہ ۵۶ پر لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

دلیل (۱۸) علامہ نور بخش توکلی نے سیرت رسول عربی صفحہ ۴۳ پر ۱۲ ربیع الاول شریف کو ہی ولادت کا دن قرار دیا۔

دلیل (۱۹) انیسویں صدی کے عظیم فرانسیسی محقق مسیو سیدیو نے تاریخ عرب صفحہ ۹۸ مترجم مولوی عبد الغفور میں لکھا کہ سیدہ آمنہ کے بطن مطہر سے ۱۲ ربیع الاول کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

دلیل (۲۰) تاریخ مسلمانان عالم از مولانا قاری احمد جلد دوم صفحہ ۷۲ پر

دلیل (۲۱) ابو عمرو منہاج الدین عثمانی نے طبقات ناصری صفحہ ۱۱۵ پر

دلیل (۲۲) عبدالرحمٰن شوق نے تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۴۴ پر درج بالا تینوں حضرات نے تاریخ ولادت نبوی ۱۲ ربیع الاول درج فرمائی۔

دلیل (۲۳) پروفیسر کے علی جس نے اردو، انگریزی اور بنگالی میں تاریخ اسلام لکھی ہے۔ ہمارے دور کا ایک مشہور سیرت نگار ہے۔ اس کے علاوہ دیوبندی مکتبہ فکر کے مولانا احتشام الحق تھانوی اور مولانا مودودی نے اپنی کتابوں میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو ہی تاریخ ولادت قرار دیا ہے۔ اردو میں پہلی دفعہ تاریخ ولادت نبوی کے بارے میں اختلاف شبلی نعمانی نے کیا لیکن ان کی رائے کا کیا وزن ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ ان کے اپنے شاگرد اور زبردست عقیدت مند سید سلیمان ندوی نے اپنے استاد کی رائے کے برعکس اپنی کتاب رحمت عالم میں لکھ دیا کہ پیدائش حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن ۵۷۱ عیسوی میں ہوئی۔

دلیل (۲۴) غیر مقلد وہابیوں کے پیشوا کا فیصلہ کن حوالہ

غیر مقلد وہابیوں کے عظیم پیشوا نواب صدیق حسن خان الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں۔

"ولادت شریف مکہ مکرمہ میں ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ ابن الجوزی نے بھی اسی پر اتفاق کیا" نیز آگے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں "جس کو ذکر میلاد شریف کا سن کر فرحت نہ ہو اور وہ اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے"

CS CamScanner

حاصل مطالعہ و بحث

حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اقدس مکہ شریف میں ہوئی۔ اہل مکہ کا نسل در نسل اجماع اور فیصلہ باہمہ عمل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول شریف کو پیدا ہوئے۔ اسی روز اہل مکہ مولد اقدس یعنی آپ کے پیدا ہونے کی مبارک جگہ پر میلاد پاک کیا کرتے اور صدیوں تک یہ عمل جاری رہا۔ جیسے اوپر دلیل نمبر ۱ اور دلیل نمبر ۲ میں گزرا۔ پھر حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جیسے اکابر صحابہ کرام کے نزدیک بھی ولادت اقدس ۱۲ ربیع الاول کو ہی ہوئی۔ جیساکہ اوپر دلیل نمبر ۳ میں گزرا۔ پھر جمہور کے نزدیک جو تاریخ ولادت حضور پر نور نبی کریم رؤوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ہے وہ بھی ۱۲ ربیع الاول شریف ہی ہے۔ اور لطف والی بات یہ ہے کہ اسی پر جمہور اہل اسلام کا عمل رہا۔ جیساکہ اوپر دلیل نمبر ۴ میں گزرا۔ اسی طرح سیرت النبی کے قدیم مصادر و مآخذ جیسے تاریخ طبری، تاریخ ابن خلدون، سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ، اعلام النبوت للماوردی دلائل النبوت از بیہقی زرقانی علی المواہب، جامع معجزات اور مدارج النبوت وغیرہ سب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول شریف ہی لکھی گئی۔ جیساکہ اوپر تفصیل سے دلیل نمبر ۳ تا ۱۳ میں گزر چکا ہے۔ پھر دور جدید کے سیرت نگاروں مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا ابوالحسن کاکوروی، قاضی نواب علی، عمر ابوالنصر، علامہ نور بخش توکلی، فرانسیسی محقق مسیو سیدیو نے، قاری احمد مصنف تاریخ مسلمانان عالم، ابو عمرو منہاج الدین عثمانی مصنف طبقات ناصری، عبدالرحمٰن شوق مصنف تاریخ اسلام کے

علاوہ اردو، بنگالی اور انگریزی میں مشہور زمانہ سیرت نگار پروفیسر کے علی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا مودودی اور سید سلیمان ندوی سب کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول شریف ہی ہے۔

آخر پہ گزارش ہے کہ بہتر تو یہ ہے کہ اہل مکہ کے اجماع و عمل، صحابہ کرام کے فرمان مبارک، جمہور اہل اسلام کے عمل مبارک، سیرت النبی کے قدیم مصادر و ماخذ اور کتابوں اور پھر دور جدید کے تمام سیرت نگاروں کی تحقیق کو سامنے رکھتے ہوئے کھلے دل سے تسلیم کر لیا جائے کہ ولادت اقدس کی صحیح تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہی ہے۔ لیکن اگر ان سب حضرات کی تحقیق سے اختلاف ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ صریحا غلطی اور گمراہی ہے۔ بصورت دیگر آخر میں ہم نے خود غیر مقلدین کے پیشوا نواب صدیق حسن کی تحقیق کو پیش کیا ہے۔ اسے ہی تسلیم کر لیا جائے۔ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک پر ۱۲ ربیع الاول شریف کو زیادہ سے زیادہ ذکر خیر کرنے اور آپ کا میلاد شایان شان طریقے سے منانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

برباد ہے وہ دل جس میں تیری یاد نہ ہو
اور اجڑے وہ شہر جس میں محفل میلاد نہ ہو

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے نبی جی کا میلاد ہوتا رہے گا

قارئین کرام! بخاری شریف کی صحیح حدیث مبارک میں ہے کہ صرف بھتیجا سمجھ کر ابولہب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش پر اپنی ایک لونڈی کو آزاد کیا۔ آپ کے اس میلاد کی خوشی کرنے پر اللہ نے اس کو بھی اجر سے محروم نہ کیا۔ بخاری شریف میں

ہے کہ ابو لہب کا عذاب سوموار کی ان گھڑیوں میں معاف کر دیا جاتا اور پینے کیلئے پانی بھی دے دیا جاتا جن گھڑیوں میں اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دھلوی نے ایک سال تنگ دستی کے عالم میں صرف بھنے ہوئے کچھ چنوں پر ہی میلاد شریف پڑھا اور تبرک کے طور پر لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور رات خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے طرح طرح کے کھانوں کے علاوہ وہ چنے بھی موجود ہیں (در ثمین صفحہ ۴۰)

پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی توفیق کے مطابق میلاد شریف کا اہتمام ضرور کرے۔ ربیع الاول شریف کی ۱۲ تاریخ کو میلاد پاک کی خوشی میں نکالے جانے والے جلوس میں شامل ہو کر شکر و محبت کا اظہار کرے۔ صلواۃ و سلام باوضو ہو کر بکثرت پڑھے۔ اگر میلاد کی یہ گھڑیاں نہ ہوتیں تو انسانیت کو وقار نہ ملتا اور مضطرب دلوں کو قیامت تک قرار نہ ملتا۔ سچ تو یہ ہے کہ کڑوروں عیدیں اس عید میلاد النبی پر قربان۔ کیونکہ وہ بھی اسی عید مبارک کا صدقہ نصیب ہوئیں۔ اللہ کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

آستانہ عالیہ کی بصیرت افروز کتابیں ضرور پڑھیں

الانسان فی القرآن

تصنیف منیف شمس العارفین سراج السالکین حضرت قبلہ سید نور حسن شاہ صاحب بخاری قدس سرہ کی ہے جو تفسیر قرآن بالقرآن ہے اور الانسان پر سیر حاصل ہے! حاشیہ میں بھی نہایت اہم مسائل کو حل کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے روح کو تسلی کبھی بھی بد عقیدہ اور ایمان سے خالی نہیں ہو سکتا۔ صفحات ۳۰۰ ہدیہ صرف ۱۲ روپے

انشراح الصدور بتذکرۃ النور

مؤلفہ جناب حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب جو کاری رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب شمس العارفین سراج السالکین حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری قدس سرہ کی مبارک سوانح حیات ہے جو بڑی مفصل اور جامع ہے۔ ہر مسلمان کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے نئی اشاعت بہترین کاغذ پر چھپائی ہو رہی ہے۔

ارشادات و معمولات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنفہ آفتاب طریقت پروانہ آفتاب ولایت مبلغ اسلام حضرت قبلہ مولانا الحاج صاحبزادہ پیر سید غلامت علی بخاری المعروف قبلہ پیر جی سرکار۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے اپنی زندگی اور روز مرہ کے جملہ معمولات سنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ڈھالنے اور سنت نبوی کی برکتیں حاصل کرنے کا موجب و ذریعہ ہے۔ بے راہروی کے اس دور میں یہ کتاب حیات کا بہترین نسخہ ہے۔ ہر عالم و طالب علم مشائخ عظام اور پیران طریقت و ائمہ مساجد اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے عمل کی زندگی کے لیے یکساں مفید ہے۔ یہ طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔ ہر مسلمان کے پاس اس کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

اشتہار در فضائل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰ سال قبل اس اشتہار میں پاسبان مسلک حضرت مجدد الف ثانی محقق دوراں خطیب اسلام ابوالحسنین الحاج صاحبزادہ حضرت سید غلامت علی شاہ صاحب بخاری المعروف قبلہ پیر جی سرکار نے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی صداقت کتب شیعہ سے آشکار کی پوری دنیا کے شیعہ مذہب آج تک اس کا جواب پیش نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی انشاء اللہ پیش کر سکے گا۔ مفت طلب فرمائیں۔

منگوانے کا پتہ

دار التبلیغ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

بحکم
سرتاجِ الاولیاء، مرشدِ حقانی، قاسمِ فیضانِ شیرِ ربانی و پیرِ گیلانی
منبعِ فیضِ سبحانی، ساقیِ میکدۂ مجدد الف ثانی، نائبِ سرکارِ گیلانی، آفتابِ
نقشبندیت، ہمائے اوجِ حقیقت، بادشاہِ بحرِ معرفت، غوث الاغیاث
حضرت الحاج پیر سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی
مدظلہ العالی

منجانب: ہدیہ عقیدت

گدائے حضور حاجی مشتاق احمد

بزم شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ و بزم سرکار کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندیہ مجددیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

الحاج صوفی محمد صدیق نقشبندی مجددی

لوراں اعوان شریف روڈ براستہ مدینہ سیداں گجرات

مفت ملنے کا پتہ: حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز پنساری سٹور اکبری منڈی لاہور
Ph: 7241471-7659842-7241813-7653270
Fax: 7668155 Res: 6813528

فائق پرنٹرز خان بہادر پلازہ گجرات فون: 523674